روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 8 اکتوبر 2003ء 11 شعبان 1424 ہجری 8 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 229

بڑے بڑے گناہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

(صحیح بخاری کتاب الشہادات باب شہادۃ الزور حدیث نمبر 2459)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

اے لوگو! تم اس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا چاہئے کہ تم اس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ انہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔ خدا ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں وہی آسمان میں خدا ہے اور وہی زمین میں خدا۔ وہی اول ہے اور وہی آخر۔ وہی ظاہر ہے وہی باطن۔ آنکھیں اس کی کنہ دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اس کو آنکھوں کی کنہ معلوم ہے وہ سب کا خالق ہے اور کوئی چیز اس کی مانند نہیں اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر یک چیز کو ایک اندازۂ مقرری میں محصور اور محدود پیدا کیا ہے جس سے وجود اس ایک حاصر اور محدد کا ثابت ہوتا ہے اس کے لئے تمام محامد ثابت ہیں اور دنیا و آخرت میں وہی منعم حقیقی ہے اور اسی کے ہاتھ میں ہر یک حکم ہے اور وہی تمام چیزوں کا مرجع و مآب ہے۔ خدا ہر یک گناہ کو بخش دے گا جس کے لئے چاہے گا۔ پر شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ سو جو شخص خدا کی ملاقات کا طالب ہے اسے لازم ہے کہ ایسا عمل اختیار کرے جس میں کسی نوع کا فساد نہ ہو اور کسی چیز کو خدا کی بندگی میں شریک نہ کرے۔ تو خدا کے ساتھ کسی دوسری چیز کو ہرگز شریک مت ٹھہراؤ خدا کا شریک ٹھہرانا سخت ظلم ہے۔ تُو بجز خدا کے کسی اور سے مرادیں مت مانگ سب ہلاک ہو جائیں گے ایک اسی کی ذات باقی رہ جاوے گی۔ اسی کے ہاتھ میں حکم ہے اور وہی تمہارا مرجع ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520)

یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک نہیں بخشوں گا۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے بت پرستی مراد ہے۔ نہیں اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنا لیتا ہے ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جاوے تو فوراً خدا تعالیٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اس کی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 97)

یاد رکھو۔ شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے۔ جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شیٔ کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے۔ یا کرنی چاہئے۔ یا کسی شیٔ سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبت کرے۔ یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکل کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 448)

نمایاں کامیابی

مکرمہ صوبیہ ارشد صاحبہ بنت مکرم ارشد احمد صاحب صدر حلقہ ماڑی پور کراچی نے جناح یونیورسٹی برائے خواتین کراچی سے ایم ایس سی مائیکرو بیالوجی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ 31 مارچ 2003ء کو کانووکیشن کے موقع پر گورنر سندھ نے طالبہ کو مولوی ریاض الدین یادگاری شیلڈ پیش کی اور بیس ہزار روپے نقد کا اعلان کیا۔ طالبہ قبل ازیں بی ایس سی میں بھی گولڈ میڈل حاصل کر چکی ہے۔ اعلیٰ کارکردگی کی بنیاد پر اسے کراچی یونیورسٹی میں زراعت سے متعلق ریسرچ آفیسر مقرر کیا گیا۔ اور 2002ء میں مائیکرو بیالوجی انٹرنیشنل کانفرنس منعقدہ پشاور میں ریسرچ پیپر بھی پڑھ چکی ہے۔ موصوفہ مکرم چوہدری غلام محمد پرویز صاحب مرحوم مغل پورہ لاہور کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

نصرت جہاں انٹر کالج کا اعزاز

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے کھلاڑیوں نے فیصل آباد بورڈ کی نمائندگی میں راولپنڈی بورڈز کے زیر انتظام پاکستان سپورٹس بورڈ اسلام آباد کے سوئمنگ پول پر منعقدہ آل پاکستان انٹر بورڈ سوئمنگ چمپیئن شپ برائے سال 2003-04 میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سوئمنگ چمپیئن شپ جیت لی ہے۔ چمپیئن شپ میں پاکستان بھر کے سات بہترین بورڈ شریک ہوئے۔ جس میں فیصل آباد نے اپنے اعزاز کا دفاع کیا۔ اور چمپیئن شپ میں مجموعی طور پر 59 پوائنٹس حاصل کئے اور چمپیئن قرار پائی۔ نصرت جہاں انٹر کالج کے کھلاڑیوں کی کارکردگی کی تفصیل اس طرح ہے:۔

☆ طاہر احمد ملک ابن مکرم اسماعیل احمد طارق صاحب 4 گولڈ میڈل و 5 سلور میڈل۔

☆ نوید احمد خالد ابن مکرم محمد اشرف صاحب مرحوم 2 گولڈ میڈل و 2 سلور میڈل

☆ مبشر احمد باجوہ ابن مکرم امیر الدین پرویز باجوہ صاحب 1 گولڈ میڈل و 3 سلور میڈل

☆ غالب احمد اسامہ ابن مکرم شاہد احمد سعدی صاحب

باقی صفحہ 7 پر

ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

''میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خداتعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ اپنا جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے' خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

یہ خیال کہ جماعت کے عہدیداران کو کیا پتہ کہ ہمارے پاس کیا ہے' ہمیں کتنا ملتا ہے' یہ ایک بے تعلق اور بے معنی خیال ہے۔ جماعت کے عہدیداران کو خوش کرنے کے لئے تو آپ نے دینا ہی نہیں ہے۔ جس کے حضور پیش کرتے ہیں اسے سب کچھ پتہ ہے۔ کیونکہ دینے والا ہاتھ وہ ہے۔ عطا کرنے والے کو کیسے آپ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ جس نے خود آپ کو کچھ دیا ہو آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں کہ اسے آپ کے حالات کا علم نہیں ہے۔ پس ان عذر کے قصوں کو بھلا دیجئے چھوڑ دیں ان باتوں کو کہ آپ کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے اور مالی لحاظ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ اچھے ہیں لیکن عملاً یہ حال نہیں ہے۔

اس قسم کی باتیں عموماً کم چندہ دینے والے کیا کرتے ہیں۔ ان کو بھلا دیجئے اور یہ بات دیکھئے کہ جس خدا نے آپ کو عطا کیا ہے اگر اس کی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے آپ اس کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ اسے رکھ نہیں لے گا وہ اسے واپس لوٹائے گا۔ اور وہ چند کر کے واپس لوٹائے گا۔ اور دس گنا زیادہ کر کے واپس لوٹانا اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ وہ کیسے یہ کام کرتا ہے ہم ان اسرار کو نہیں جانتے مگر روزمرہ کی زندگی میں ان کاموں کو ہوتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن وہ لوگ جو اخلاص کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی حد قائم نہیں فرمائی۔ فرمایا: پھر جسے وہ چاہے اسے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا چلا جائے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو پہلے تو یہ دیکھیں کہ خدا کے معاملے میں کنجوسی کرنا کوئی عقل کا سودا ہے؟ کوئی نفع کا سودا ہے یا گھاٹے کا سودا ہے .... پس اس کا تجربہ ہر جماعت کا چندہ دینے والا اپنے روزمرہ کے چندوں میں کر کے دیکھے تو وہ محسوس کرے گا کہ مالی قربانی سے اسے نئی عظمتیں اور نئی رفعتیں نصیب ہو رہی ہیں اور خدا سے اس کا تعلق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے پس ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں۔ اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔ خدا سے زیادہ شکر گزار اور نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام شکور رکھا ہے ....

آپ خداتعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں۔ ایک شخص چند کوڑی خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے ایک ہے جو چند لاکھ پیش کر دیتا ہے۔ لیکن خدا نہ تو چند کوڑی میں خریدا جاسکتا ہے نہ چند لاکھ روپے میں خریدا جاسکتا ہے تمام دنیا کی دولتیں خود اسی نے عطا کر رکھی ہیں۔ ساری دنیا کی دولتیں بھی اس کے حضور پیش کر دیں تو خدا خریدا نہیں جاسکتا۔ مگر یوسف تو سوت کی ایک انٹی پر بک گیا اور آج تک دنیا اس کے قصے سناتی ہے۔ لیکن یوسف کو خدا سے کیا نسبت ہے۔ خدا تو ایک انٹی سے کم رزق کے ایک دانے پر بھی بکنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اگر وہ محبت اور خلوص کے ساتھ اس کے حضور پیش کیا جائے۔ تو اپنی عظیم رفعت قربانیوں کو اس طرح ضائع نہ کریں۔

جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے اس سے تعلق بڑھانے کے لئے اس سے پیار کے رشتے قائم کرنے کے لئے پیش کیا کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی۔ اور ایسی وسعت نہیں ملے گی جو آپ کے لئے ابتلاء لے کر آئے۔ ایسی وسعت ملے گی جو اللہ کی رحمتوں کی بدلیاں آپ کے لئے اٹھالائے گی اور آپ ہمیشہ خدا کی رحمت کے سائبان تلے رہیں گے۔ آپ پر خدا کی برکتیں برسا کریں گی۔ آپ کی مشکلات کم ہوتی چلی جائیں گی۔ آپ کی راحت کے سامان بڑھتے چلے جائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے آپ کو ایک محفوظ انسان سمجھیں گے۔ جہاں بھی رہیں گے وہ آپ کے لئے دارالامان ہوگا''

(خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1991ء بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان)

مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید

امن کا آفتاب

دھوپ میں سارے کھڑے تھے سائباں کوئی نہ تھا
یوں لگا جیسے کہ سر پر آسماں کوئی نہ تھا
اس ہجوم دوستاں میں مہرباں کوئی نہ تھا
کارواں بے شک تھا میر کارواں کوئی نہ تھا

دل بجھے ویران چہرے اور اشکوں کی جھڑی
دیکھنے والوں نے دیکھی ہے قیامت کی گھڑی

کیا بتائیں ہم نے وہ کیسے گزارے چار دن
ہاں گزارے موت کے دریا کنارے چار دن
خوف کی وادی میں گزرے تھے ہمارے چار دن
یہ گزارے اپنے مولا کے سہارے چار دن

ہو کا اک عالم تھا طاری اور سب خاموش تھے
آنکھ تھی ہر اک سوالی اور لب خاموش تھے

آسماں سے رحمت باری کی پھر برسی گھٹا
ان گنت ٹوٹے دلوں کی رنگ لائی التجا
خوف کے ماحول میں اک امن کا شعلہ اٹھا
گلستاں کا گلستاں جس نے منور کر دیا

چاند نکلا ہولے ہولے کوچۂ تنویر سے
سارا عالم گونج اٹھا نعرۂ تکبیر سے

خوف کے مطلع سے ابھرا امن کا اک آفتاب
ہجر کی پت جھڑ گئی نکلے گلاب اندر گلاب
غمزدہ ماحول کو ایسے ملی تھی آب و تاب
یک بیک آ جائے جیسے اک بڑھاپے پر شباب

زباں پر ورد تھا بس کلمۂ توحید کا
روزہ داروں کے لئے گویا یہ دن تھا عید کا

قید غم میں ہے پریشاں یہ غلام ابن غلام
نام ہی لیتی نہیں ڈھلنے کا پیارے غم کی شام
بستی دل کے ہیں حاکم۔ آپ آقا و امام
جلد پروانہ رہائی کا ہو جاری میرے نام

مشکلوں سے کیوں ڈروں میں آپ کے ہوتے ہوئے
مضمحل بیٹا ہو کیونکر باپ کے ہوتے ہوئے

عبدالسلام اسلام

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تقریر جلسہ سالانہ 1958ء

قرآن خدا کا قول، سنت رسولؐ کا فعل اور حدیث سنت کیلئے ایک تائیدی گواہ ہے

قرآن مجید کی روشنی میں مقام سنت وحدیث

یہ رسولؐ جو عطا کرے جو حکم دے ان پر کاربند ہو جاؤ اور جن سے منع کرے اس سے رک جاؤ

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب

(قسط اول)

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور یہ سب آسمانی اجرام وکواکب اور تمام زمینی جمادات ونباتات وحیوانات درحقیقت انسان کی بقاء، اس کے ارتقاء اور اس کی تکمیل کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی سب چیزیں انسانوں کے فائدہ اور آرام کے لئے پیدا فرمائی ہیں۔

(بقرہ:29)

پھر فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں تمہاری خدمت کیلئے مقرر کر دی ہیں۔ اس کائنات میں سوچنے والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ (الجاثیہ:13)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تم لوگ اس واقعہ پر کیوں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کی سب چیزیں تمہاری خاطر مسخر کر دی ہیں۔ بایں ہمہ کچھ لوگ علم، ہدایت، اور کتاب منیر کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں سراسر ناجائز طور پر جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ (لقمان:20)

انسان کے اس مقام اور انسانیت کے اس مقصد کے پیش نظر ضروری تھا کہ انسان کو کامل طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا جاتا اور اس کی تخلیق کی علت غائی زمین کی جاندار یا بے جان اشیاء کے آگے سربسجود ہونا قرار نہ دی جاتی۔ بلکہ اس کے پیدا کئے جانے کا منتہا ان تمام مخلوقات سے بالاتر ہوتا۔ کیونکہ یہ سب چیزیں تو اس کے لئے بمنزلہ خادم کے ہیں۔ جو قانون قدرت کے مطابق اپنے اپنے رنگ میں کام میں لگی ہوئی ہیں۔ انسان کے پیدا کئے جانے کا مدعا صرف خالق الکل خدا سے تعلق کی تکمیل یا دوسرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی قرار دی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کہ میں نے تمام چھوٹے بڑے انسان اس لئے پیدا کئے ہیں تا وہ میری عبادت بجا لا کر اپنے کمال کو حاصل کریں۔ انسان کی استعدادیں اسی صورت میں ترقی پذیر ہوتی ہیں جب وہ انہیں صحیح طور پر کام میں لاتا ہے۔ آیت قرآنی صبغة اللّٰه........ میں عبادت کا حقیقی مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ یعنی بتایا گیا ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے اور اس کے اخلاق وصفات کو اپنانے کا نام ہے۔

انسانی تخلیق کے اس بلند وبالا مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پاکیزہ فطرت عطا فرمائی اور پھر اس کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے سلسلہ انبیاء جاری فرمایا۔ نبی وہ مشعل ہدایت اور قائد ہے جو بنی نوع انسان کی رہنمائی کرنے اور انہیں ان کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوتا ہے۔ وہ انسانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہونے کیلئے نمونہ قائم کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام اس کی زبان سے سنایا جاتا ہے اور اس کلام کے اوامر ونواہی کی تکمیل کا اسوہ نبی کی زندگی میں قائم ہوتا ہے۔ نبی کے سچے پیرو اس کی اتباع سے خدا کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے نقش قدم پر چل کر اپنے مقصد زندگی کو پاتے ہیں۔ نبی کا وجود اپنی اپنی قوم کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے۔ ایک نور ہوتا ہے۔ ایک ہدایت ہوتا ہے۔ جو لوگ اس رحمت، نور اور ہدایت سے حصہ لیتے ہیں وہ خدا کے مقرب اور ہدایت یافتہ قرار پاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس سے دوری اختیار کرتے ہیں اس کا انکار کرتے ہیں اور اس نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ خدا کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور قوموں کو دعوت حق دیتے رہے۔ یہ سلسلہ دنیا کی ساری قوموں میں جاری رہا۔ اور مختلف ممالک میں مختلف نبی مبعوث ہوتے رہے۔ انسانوں میں جو نیک اخلاق پائے جاتے ہیں اور انسانیت کی جو بلند اقدار موجود ہیں۔ یہ سب درحقیقت انبیاء علیہم السلام کی نیک صفات اور اعلیٰ اخلاق کا پرتو ہیں۔ انہی کے روشن انوار کی جھلک ہے۔ انہی کی پاکیزہ زندگیوں کے آثار باقیہ ہیں۔

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظلے دیں پناہ
ہر رسولے بود باغ مثمرے
گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک
کار دیں ماندے سراسر ابترے
ہر کہ شکر بعث شاں نارد بجا
ہست اوآلائے حق را کافرے

دنیا کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے پاکیزہ نمونہ ان کی قوت قدسیہ ان کی توجہات اور دردمندانہ دعاؤں نے ہر زمانے میں انقلاب پیدا کیا ہے۔ قعر مذلت میں گری ہوئی قوموں کو بام عروج تک پہنچایا ہے۔ ان کے اخلاقی اور روحانی انحطاط کو ترقی اور رفعت سے بدلا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی قوت قدسیہ کا اظہار اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ کلام کے بعد ان کے عمل اور قول سے ہوتا ہے۔ ان کا سراسر روحانی عمل اپنے اندر غیر معمولی جاذبیت رکھتا ہے اور ان کا ہمدردی اور شفقت سے لبریز قول دلوں کو کھینچتا ہے۔ یہی وہ طریق تھا جس سے خدا کے برگزیدہ رسول گمراہوں کی ہدایت کا باعث بنتے رہے۔

نبی کے بعد نبی اور رسول کے بعد رسول آتے رہے۔ یہاں تک کہ قوموں میں وحدت ویگانگت کی روح ابھر آئی۔ اور انسانیت ایسے مقام پر پہنچ گئی کہ انہیں بحیثیت مجموعی خطاب کیا جائے اور ساری انسانیت کے لئے کامل اور عالمگیر رسول مبعوث ہو۔ یہی وہ وقت تھا جب رحمت ایزدی نے انسانوں پر رحم فرما کر رحمۃللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی شریعت عطا فرمائی جو ساری نسل انسانی کے لئے اور تمام زمانوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اس شریعت میں تمام مشکلات کا حل اور انسانی ارتقاء کی تمام منازل کے لئے کامل رہنمائی موجود ہے۔ فرمایا

کہ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے تمہارے واسطے اسلام کو بطور دین کے منتخب کر دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں میں اسی طرح کامل اور افضل بنایا جس طرح کائنات عالم میں انسان کو افضل واشرف قرار دیا ہے۔ انسان کائنات کا مجموعہ ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کا مجموعہ ہیں۔ سب انبیاء کے سب کمالات اپنی انتہائی صورت میں ایسے رنگ میں حضور علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی اس کا امکان ہے تعلق باللہ میں آپ فکان قاب قوسین اوادنیٰ کے مقام پر تھے۔ آپؐ نے اپنی روحانی پرواز میں سب انبیاء کو پیچھے چھوڑ دیا معراج کی شب مثالی طور پر اس کا اظہار کیا گیا۔ صفات واخلاق میں آپ کو وہ بلند مقام حاصل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ بلند ترین اخلاق کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے رسول اعلان کر دے کہ لوگو اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو اس کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ میرے طریق کو اختیار کرو۔ میری سنت پر چلو تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ میرے سے عمل کرو اور میری سی باتیں کرو تم خدا کی محبت کو جذب کر لوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دونوں دور اپنے اندر انتہائی کمال رکھتے ہیں۔ پہلا دور اس وقت کے منکرین کے سامنے آپ کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر شاہد ناطق ہے تو دوسرا دور دائمی طور پر ایمانداروں کی روحانی ترقی کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ گویا زندگی کامل بھی ہے۔ جامع بھی ہے اور ہمیشہ کے لئے قائم بھی ہے۔ کامل اس لئے کہ تمام صفات حسنہ پر مشتمل ہے۔ تمام اخلاق عالیہ پر حاوی ہے تاریخی ہے دنیا کے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جامع اس لئے کہ زندگی کے سارے پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ بے بس یتیمی سے لے کر باقتدار شاہنشاہیت تک کے تمام مراحل کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس

طرح سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تاریخی زندگی ہونے کے لحاظ سے سارے انبیاء کی زندگیوں میں ممتاز ہے۔ اسی طرح اپنی جامعیت میں بھی بے مثال ہے۔ پھر یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ اپنی تاثیرات قدسیہ کے لحاظ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی یکتا و بے نظیر ہے۔ کہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اس برگزیدہ رسول کی پیروی انسان کو باخدا بلکہ خدانما انسان بنادیتی ہے۔ اور رہتی دنیا تک یہی صورت قائم رہے گی۔ جس طرح ارشاد خداوندی انا نحن نزلنا الذکر (الحجر) کے مطابق قرآن مجید ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے اس میں کسی قسم کی تغیر یا تحریف راہ نہیں پاسکتی، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فرمان (۔) کے مطابق یہ بھی ضروری ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل قائم رہے اور سچے مومن آپ کے نقش قدم پر چل کر اور آپ کی پیروی کرکے خدا کے محبوب بنتے رہیں۔

آنحضرتؐ کا دوسرے انبیاء سے فرق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سابق انبیاء میں ایک عظیم الشان فرق یہ ہے کہ وہ نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔ ان انبیاء کا مشن خاص رنگ کا ہوتا تھا اور محدود ہوتا تھا۔ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہمہ گیر اور سارے پہلوؤں پر حاوی ہے۔ پہلے انبیاء کے لگائے ہوئے پودے ایک عرصہ کے بعد خشک ہو جاتے تھے ان کے پھل بند ہو جاتے تھے۔ مگر حضرت خاتم النبیین سید الرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لگایا ہوا باغ ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے گا۔ اور اس پر کبھی خزاں نہ آئے گی۔ بلکہ ہمیشہ تازہ اور شیریں پھل دیتا رہے گا۔ آسمانی صحیفوں میں زندہ کتاب صرف قرآن مجید ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہی پاکیزہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں کہ:

''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ''

(کشتی نوح ص13)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ذات میں ہی زندہ نبیؐ نہیں بلکہ آپ دوسروں کو زندگی بخشنے والے نبی ہیں۔ آپ صرف خود ہی مطہر و مزکی انسان نہ تھے بلکہ دوسروں کو پاک کرنا بھی آپ کا فرض تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے جب آپ کی بعثت کے لئے دعا مانگی تو آپ کے کاموں میں یزکیہم بھی ذکر فرمایا۔ (بقرہ:129)

یعنی آپ لوگوں کو پاک و مطہر بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ (۔) (بقرہ 151)

''کہ ہم نے اس رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ یہ تمہیں ہمارے احکام اور آیات سے آگاہ کرے اور تمہارا تزکیہ نفوس کرے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان امور سے آگاہ کرے جن سے تم واقف نہ تھے''۔

بعثت کا مقصد تزکیہ

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد تزکیہ ہے۔ اس مقصد کی تکمیل دو باتوں پر موقوف ہے۔

اول: آپ کو کامل شریعت دی جائے اور آپ کو ایسی قوت قدسیہ حاصل ہو کہ آپ مردوں کو زندگی بخش سکیں۔ اندھوں کو بینائی بہروں کو شنوائی عطا کر سکیں۔

دوم: آپ کو ایسی جماعت حاصل ہو جو آپ کی محبت میں فنا ہو اور آپ کی پیروی عاشقانہ اور والہانہ رنگ میں کرنے والی ہو چونکہ مذہب میں جبر نہیں ہے اس لئے ساری عمارت محبت، خلوص اور عقیدت پر استوار ہوتی ہے۔ دونوں طرف برابر کشش اور جذب کارفرما ہو۔ تزکیہ کرنے والا نبی ایسا ہو کہ اپنے تو اپنے غیروں کے لئے بھی سراپا گداز ہو۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے کہ:

تو ان لوگوں کے غیر مومن رہ کر مستحق عذاب بننے پر اتنا بےتاب و بےچین ہے گویا تو اپنے آپ کو ذبح کر ڈالے گا۔

مومنوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کاملہ کے ذکر پر فرمایا:

یہ ایسا رسول تمہارے پاس آیا ہے جو تم میں سے ہے اور جسے تمہارا ذرا سا دکھ بھی نہایت شاق گزرتا ہے۔ جو تمہارے لئے ہر بھلائی کا انتہائی خواہاں ہے۔ ایمانداروں کے لئے وہ سراپا رأفت اور رحمت ہے۔ ایک طرف تو تزکیہ کرنے والے پیغمبر علیہ السلام کا یہ حال ہے دوسری طرف مومنوں کو ارشاد ہے کہ وہ اس رسول کی پوری پوری اتباع کریں۔ انسان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ و رسول کی کامل اطاعت کریں۔

اطاعت رسول کا حکم

فرمایا:

''کہ مومن مرد و عورت کا مقام یہی ہے کہ جب خدا اور رسول کسی بات کا حکم دیں۔ کوئی فیصلہ کریں تو وہ سراپا اطاعت بن جائیں۔ جو نافرمانی کریں گے وہ کھلے طور پر گمراہ قرار پائیں گے۔ (احزاب 36)

خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ صرف اسی صورت میں مومن قرار پاسکتے ہیں جب کہ ان کی یہ حالت ہو کہ اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم تسلیم کریں اور تیرے فیصلوں کو بلاچون وچرا اور پورے شرح صدر سے قبول کریں۔ (النساء65)

پھر فرمایا:

اے ایمان کے دعویدارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اس کے اس رسول کی اطاعت کرو۔ اور اولوالامر کی اطاعت کیا کرو۔ اگر تمہارے درمیان باہم تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کے پاس لاکر اسے حل کرالیا کرو۔ اگر تم سچ مچ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی طریقہ بہتر اور انجام کار اچھا ثابت ہوگا۔

قرآن مجید کا یہ اسلوب کتنا دلربا اور پیارا ہے کہ وہ ایک طرف تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا تذکرہ کرتا ہے اور آپ کو آپ کا فرض منصبی ''تزکیہ نفوس'' یاد دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف مومنوں کو ایسی اطاعت اور اتباع کی تلقین فرماتا ہے جس کی بنیاد محبت اور عشق پر ہو۔ اس دوہری اور جامع تلقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ جماعت پیدا ہوگئی۔ جو دشمنوں پر گراں تھی۔ مگر باہم پیار و محبت کرتی تھی۔ ان کے دن اور ان کی راتیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب کرنے میں گزرتے ہیں وہ ہر گھڑی رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایسی مبارک قوم کا تیار ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین قوت قدسیہ پر گواہ ہے۔ کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ درحقیقت اس میں بائبل کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں فرمایا تھا کہ:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کیلئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے''۔ (استثناء 2-43/3)

عربی ترجمہ میں (وھم جالسون عند قدمک یتقبلون من اقوالک) ہے۔

قرآن مجید میں دوسری جگہ فرماتا ہے:

میری رحمت خاص کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس فرستادہ اس نبی کی اتباع کرتے ہیں جس کی پیشگوئی ان کے ہاں تورات وانجیل میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ نبی ان متبعین کو معروف کا حکم دیتا ہے۔ اور انہیں ناپسندیدہ امور سے روکتا ہے۔ تمام پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور ناپاک مضرت رساں اشیاء کو حرام ٹھہراتا ہے وہ ان کے تمام بوجھوں کو دور کرتا ہے اور ان کے تمام بندھنوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پس اس پر ایمان لانے والے اس کی عظمت و توقیر کرنے والے کامیاب و کامران ہوں گے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ نبی کے تزکیہ کے منفی اور مثبت پہلو کے پایہ تکمیل کو پہنچنے کیلئے لازمی ہے کہ اتباع کرنے والے پوری عقیدت اور پورے خلوص سے نبی کے طریق کی پیروی کریں اور اس کے تمام احکام کی تعمیل کریں۔

آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ قرآن کریم بلاشبہ ایک نور ہے۔ اس کی پیروی مومن کیلئے فرض عین ہے۔ مگر اس کے ساتھ الرسول النبی الامی کی اتباع بھی لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کا مقام یوں بیان فرماتا ہے:

کہ تم لوگوں پر گواہ اور نگران ہو اور رسول تم پر گواہ اور نگران ہے۔ گویا رسول کی تاثیرات قدسیہ کا ظہور اس کے متبعین میں ہوتا ہے۔ جو کلام الٰہی پر ایمان لاتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ لوگ دوسرے سب لوگوں پر حجت بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ رسول کی پیروی کے نتیجہ میں روحانی زندگی حاصل کر کے اس کی صداقت پر گواہ ہو جاتے ہیں۔ (بقرہ:143)

ہر نبی کی پیروی مومنوں پر فرض ہوتی رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں۔ ہمیشہ کے لئے اور سب قوموں کے لئے زندہ نبی ہیں اس لئے آپؐ کی پیروی سب انسانوں پر تمام زمانوں میں فرض قرار پاگئی ہے۔ اور یہی خدا کی محبت کو حاصل کرنے کا ذریعہ مقرر کردی گئی ہے۔

ہر امت کے لئے اس کے نبی کی زندگی اور اس کا نمونہ طریق عمل ہوتا ہے۔ وہ گویا اس قانون شریعت کی عملی تفسیر ہوتا ہے جو وہ خدا کی طرف سے لوگوں کے لئے لاتا ہے۔ فرمایا:

یعنی ہم نے سب امتوں کے لئے شریعت اور منہاج قائم کیا ہے۔ (المائدہ 48)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیر شریعت لائے تھے اس لئے آپؐ کا اسوہ حسنہ بھی عالمگیر اور دائمی ہے۔

سنت اور حدیث کی تعریف

آج کی تقریر کا عنوان سنت اور حدیث کا مقام قرار دیا گیا ہے اس لئے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ سنت اور حدیث کی تعریف کیا ہے؟

لغت کے رو سے سنت راستے اور طریق کو کہتے ہیں اور حدیث کے معنے بات اور قول کے ہیں۔ اصطلاح میں سنت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل ہوتا ہے۔ اور حدیث سے مراد آپ کی باتیں اور اقوال۔

پہلے علماء نے بالعموم سنت اور حدیث کا ایک ہی مفہوم قرار دیا ہے اور ہر دو الفاظ کا اطلاق احادیث نبویہ پر کیا ہے۔

تدوین حدیث

احادیث کی ترتیب و تدوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کافی عرصہ بعد ہوئی ہے۔ اور مختلف راویوں کے ذریعہ سے یہ حدیثیں ان بزرگوں تک پہنچی ہیں۔ جنہوں نے انہیں مدون شکل میں کتابی صورت میں امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ موطا امام

باقی صفحہ 6 پر

میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کا ذکرِ خیر

امۃ القدوس صاحبہ

دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے تو میرا محترم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع راجن پور سے کوئی رشتہ نہ تھا۔ لیکن میں تو اپنے بہت رشتے آپ کی ذات میں پاتی تھی۔ وہ میرے امیر تھے، میرے باپ کی طرح تھے۔

جب میں نے ہوش سنبھالا تو میرے ابو ان دنوں تھرپارکر ہوتے تھے۔ اتنی سہولیات نہیں تھیں اس لئے گھر بہت دیر بعد آنا ہوتا۔ ایسے میں آپ تھے جن سے میں نے باپ کا پیار پایا۔ تحفظ کا احساس پایا، سچ بات تو یہ ہے آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کبھی اس بات کا احساس ہی نہ ہوا کہ ہم اکیلے رہتے ہیں۔ میری امی بتاتی ہیں کہ رات کو 2-3 بار اٹھ کر ہمارے گھر کے باہر حفاظت کی غرض سے چکر لگا کر جاتے۔

آپ کی یاد آتی ہے تو ایک فلم سی چل پڑتی ہے۔ آپ کی زندگی کی اور آپ کے احسانات کی۔ تمام تر پریشانیوں کے باوجود بھی میں نے آپ کے چہرہ کو ہمیشہ متبسم ہی دیکھا۔ ایک سادہ مگر پُروقار شخصیت تھی آپ کا ہر پل اپنے آقا کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو تیار۔ اپنے آقا کے مشن کی تکمیل کے لئے کوششوں میں مصروف، خلافت کے عاشق تھے میں اس کی مکمل عکاسی تو نہیں کر سکتی۔ صرف الفاظ میں تصویریں دکھا سکتی ہوں۔

جماعت احمدیہ راجن پور کے لئے اس ایک وجود میں تمام رشتے مجسم تھے۔ آپ کی ذات میں سب کے لئے محبت اور شفقت تھی۔ آپ نے اپنی جماعت کو ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح سینے سے لگائے رکھا۔ خود کو خطرے میں ڈالتے مگر جماعت کے کسی فرد کو تکلیف میں نہ دیکھ سکتے۔ بہت بار سب نے گارڈ رکھنے کا مشورہ دیا تو کہتے کہ اپنے لئے دوسروں کو خطرے میں کیوں ڈالوں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک پل خدمت دین میں ہی گزرا، زندگی کے ہر لمحے کو آپ نے اس کا حق ادا کرتے ہوئے گزارا۔ بیت الذکر میں ہوتے یا کسی عاملہ کی میٹنگ میں کوئی ماہانہ اجلاس ہوتا یا سالانہ اجتماع آپ کی آواز نے سب کو اپنا اسیر بنایا ہوتا۔ آپ کی آواز بلند ہوتی اور ہر کوئی جیسے جکڑا سا جاتا۔

بے انتہا مصروفیت کے باوجود بھی بچوں کو وقت دیتے۔ دینی تعلیم سے آراستہ کرتے پرانے سبق آموز واقعات دہراتے، کوشش یہی ہوتی کہ ہم سب کو احمدیت کے سچے عاشق بنا ڈالیں۔ اپنوں کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی یا غیروں کی طرف سے کوئی اذیت نہایت بلند حوصلے سے برداشت کرتے۔

آپ کا تعلق ایک غیر احمدی خاندان سے تھا۔ لیکن آسمان احمدیت کے نہایت روشن ستارے بنے، میں نے فدائیان احمدیت کی قربانیوں کے بہت سے واقعات پڑھے ہیں، آپ بھی ان کی طرح جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے عہد پر مکمل طور پر کاربند تھے۔ اسیری بھی آپ کو جھکا نہ سکی اور بالآخر جام شہادت نوش کیا۔ مگر نہایت سکون سے۔ کسی قسم کے خوف کا مظاہرہ نہ کیا۔ خلافت سے بے پناہ عشق تھا۔ خطبہ کے دوران اگر حضور کی آواز بھرائی تو آپ دھاڑیں مار کر رونے لگ جاتے کہ پیارے آقا کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ خلافت سے چپکے رہنا دامن خلافت کو کبھی مت چھوڑنا۔ حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ حضور کو بھی آپ سے پیار تھا۔ آپ کی اسیری کے دوران آپ کے ایک عزیز نے حضور کو دعا کے لئے لکھا تو حضور نے فرمایا کہ میاں اقبال کے لئے دعا کے لئے آپ مجھے یاد دہانی کرائیں گے؟ (الفاظ یاد نہیں مگر مفہوم یہی تھا)

میں تو اپنا ہر دکھ آپ ہی سے شیئر کرتی تھی۔ ذرا سا آنسو بھی آنکھ میں دیکھ لیتے تو آپ بے چین ہو جاتے تھے۔ ایک بار عید کے روز بھی گئی تو کسی بات پر دل بھرا ہوا تھا۔ چچا جان سے ملتے ہی میں نے بہت رونا شروع کر دیا۔ آپ بہت پریشان ہو گئے لیکن کہنے لگے کہ دیکھو جھلی بیٹی عید کے دن روتی ہے۔ اس انداز سے تسلی دیتے اور سمجھاتے کہ میں بالکل مطمئن ہو جاتی۔ میں تعلیم کے سلسلہ میں ماموں کے پاس بہاولپور تھی۔ ایک بار کسی کام کے سلسلہ میں آپ نے ماموں کو خط لکھا تو اس میں لکھا کہ میری قدسی آپ کے پاس ہے۔ میں آج بھی محبت کے اس حصار سے نکل نہیں پاتی جو ان الفاظ میں تھا۔ اتنی محبت کی ہم سب سے کہ اس پیار کا قرض عمر بھر نہیں اتار سکتے۔

میں نے کبھی آپ کو وقت ضائع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ عید کے دن بھی کوئی نہ کوئی جماعتی کام کر رہے ہوتے تھے۔ بچوں کو بلا کر رقم کی تفصیل جو کہ ہر فرد کو بھیجنا ہوتی لکھواتے۔ خود بھی ساتھ لکھتے۔ میں نے کہا کہ چچا جان فوٹو کاپی کروالیں تو بولے کہ جتنے جماعتی پیسے ہم بچا سکتے ہیں اتنے تو بچالیں۔

بیت الذکر، مربی ہاؤس، مہمان خانہ، احمدیہ ہال، پھر بستی اللہ داد کی بیت اور مربی ہاؤس سب کی تعمیر اور تزئین و آرائش میں ذاتی دلچسپی لی۔ خود کھڑے ہو کر دن رات ایک کر کے کام کروایا۔ کئی بار تو خود مزدوروں کے ساتھ کام کرواتے۔ خود پودے خرید کر لائے اور سب جگہ لگائے۔ احمدی گھروں میں بھی خود پودے لا کر لگائے۔ احمدیہ ہال کے پودوں کو خود پانی دیتے اور گوڈی کرتے۔ احمدیہ ہال کی صفائی ہو یا بیت الذکر میں وقار عمل میں آپ ساتھ ہوتے۔

خود کوڑا اکٹھا کر کے باہر پھینکتے طبیعت میں بہت عجز و انکساری تھی۔ آپ کی بیٹی لکڑیوں کے چولہے پر روٹی بنا رہی ہوتی تو آپ ساتھ ہی زمین پر بیٹھ کر کھانے لگ جاتے۔ کئی بار میں نے آپ کو صبح کی روٹی پانی سے کھاتے بھی دیکھا۔ کبھی نہیں کہتے تھے کہ تازہ یا گرم کھانا چاہئے۔ جو میسر ہوتا وہی کھا لیتے۔ خطبات جمعہ میں بھی اکثر یہی کہتے کہ اگر مرد ایک وقت کی پکی روٹی دو وقت کھالیں تو لجنہ کا کتنا وقت بچ جائے جو وہ دعوت الی اللہ اور خدمت دین میں صرف کر سکتی ہیں۔

ایک بار مغرب کی نماز پر آپ کو کچھ دیر ہو گئی باقی لوگ بھی کچھ دیر سے پہنچے تو ایک بچے رضوان احمد نے باقی بچوں کی جماعت کروانی شروع کر دی۔ آپ جب پہنچے تو جماعت میں شریک ہوئے اور بعد میں بے حد خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بچے کو انعام دیا۔

اکثر بچوں کو اکٹھا کر لیتے اور باتیں کرتے لیکن باتوں میں تربیت کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آپ نے بچوں کو نام دیا ہوا تھا "میری فوج"۔ گلی میں داخل ہوتے ہی آواز دیتے میری فوج اور سب بچے فوراً باہر کی طرف لپکتے۔ یہاں تک کہ میرا ایک ماموں زاد جس نے ابھی بولنا بھی شروع نہیں کیا تھا۔ وہ سب سے آگے ہوتا۔ ایک بار عید کے روز صبح مرکز سے حکم ملا کہ نماز کی جگہ تبدیل کر دیں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ نماز احمدیہ ہال میں ہو گی۔ وقت بہت کم تھا۔ اور ہال کی صفائی ہونے والی تھی کچھ احباب نے کہا کہ اتنی جلدی کیسے ہوگا۔ آپ نے اپنی فوج کے ساتھ مل کر صفائی کی۔ مقررہ وقت تک تیاری بھی مکمل ہو گئی۔ بعد میں بہت خوش ہو کر بچوں سے کہتے کہ سب کہہ رہے تھے کیسے ہوگا سب باتیں کر رہے تھے اور میری فوج نے سارا کام کر لیا۔ اس طرح بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے عید کی نماز کے بعد سب بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور عیدی میں آپ سے حصہ پاتے۔ اکثر اپنی فوج کو اپنے ہاتھوں سے کچھ نہ کچھ بنا کر کھلاتے۔ کبھی چائے بنا رہے ہوتے تو کبھی گڑ والے چاول یا زردہ، اور بچے گھر آ کر ماؤں سے کہتے کہ آپ بھی وہی کچھ بناتی ہیں لیکن وہ مزہ نہیں ہوتا جو چچا جان کے بنائے ہوئے میں ہوتا ہے۔ بچوں کی پڑھائی میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے۔ سالانہ امتحان میں پوزیشن لینے والے بچوں کے لئے انعامات کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا تھا۔ ایک بار کسی خادم کے ساتھ بستی اللہ داد جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک بچہ بکریاں چرا رہا تھا دور سے دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ احمدی لگتا ہے۔ واقعتاً وہ احمدی بچہ تھا۔ اس سے پوچھا کہ پڑھتے ہو بچے نے ہاں میں جواب دیا تو کہا کہ بکریاں چراتے ہوئے کتابیں بھی پڑھتے رہا کرو۔ پھر اسے کہا کہ جاؤ گھر سے کتابیں لے کر آؤ۔ جتنی دیر میں وہ بچہ کتابیں لے کر واپس آیا آپ اس کی بکریاں چراتے رہے۔ بستی اللہ داد کی جماعت تعلیمی اور مالی لحاظ سے کافی پیچھے ہے۔ ان لوگوں کو اپنے معاش کی، اپنے مستقبل کی اتنی فکر نہیں ہو گی جتنی آپ کو ہوتی تھی ان کے لئے سکول بنوایا۔ انہیں بھینسیں لے کر دیں کہ دودھ بیچ کر پیٹ پالیں۔ بستی اللہ داد کا ایک احمدی بچہ شدید بیمار تھا۔ اس کی والدہ کے پاس ایک ہی مرغی تھی جو بیچ کر وہ بچے کو ہسپتال لے کر آئیں۔ ڈاکٹر نے داخل کرنے کو کہا۔ بچے کے والد تیار نہیں تھے کیونکہ خرچہ نہیں تھا۔ میں نے آ کے چچا جان کو بتایا تو آپ نے علاج کے سلسلہ میں تمام پیسے خود دیئے ان لوگوں کو بھی آپ سے بہت محبت تھی آپ کی شہادت کی خبر وہاں پہنچی تو ایک لڑکی شدت غم سے بے ہوش ہو گئی۔ ہر بات میں، ہر شخص کے صرف مثبت پہلو کو مدنظر رکھتے تھے۔ ایک بار کسی فیملی کا ذکر ہو رہا تھا۔ میں نے کوئی بات کی تو آپ نے کہا کہ باقی سب ایک طرف لیکن ان کے بڑے بیٹے اس لئے قابل احترام ہیں کہ وہ واقف زندگی ہیں اور باقی سب بہت فرمانبردار ہیں آپ کی شہادت سے دو دن قبل ایک احمدی بچی کی شادی تھی اس کی شادی میں آپ نے ذاتی دلچسپی لی اس کا عروسی لباس آپ کی طرف سے تحفہ تھا۔ اس خوش قسمت بچی کو آپ نے اپنی دعاؤں کے سایہ میں اپنے گھر سے رخصت کیا۔ اپنی شہادت سے چند دن قبل میری چھوٹی بہن کے نکاح کا اعلان کیا۔ شام کو اسے بلوا کر بہت پیار کیا مبارک باد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔ میرے نکاح کا اعلان بھی آپ نے کیا تھا اور اعلان کرتے ہوئے بہت روئے تھے۔ میری رخصتی کے موقع پر آپ کسی کام سے سلسلہ میں شہر سے باہر تھے۔ آپ نے سپیشل گاڑی لی اسی دن واپسی کے لئے۔ لیکن وقت پر نہ پہنچ سکے۔ میری رخصتی کے 20,15 منٹ بعد پہنچے تو امی بتاتی ہیں کہ آتے ہی بہت روئے۔ شادی کے بعد واپس گئی تو رات کو پہنچی۔ اگلے دن فجر کی نماز کے وقت ہی چچا جان ملنے آ گئے۔ ایک دن رات کو آپ کے گھر باتوں باتوں میں میں نے بعض کھانوں کے لئے پسندیدگی کا اظہار کیا تو چچا جان فوراً چلے گئے لینے اور مجھے کہہ کر گئے کہ میرے آنے تک جانا مت پھر وہی کھانا کھلا کر بھیجا۔ اسی طرح ایک بار عید کے دن ابو نے رات کے وقت آئس کریم کا بڑا پیک لا کر دیا۔ میں خوش ہو کر شکریہ ادا کرنے لگی تو ابو نے کہا کہ یہ تو میاں صاحب دے کر گئے ہیں کہ میری قدسی کو دے دو۔

ایک بار امتحان کا داخلہ بھیجنے کی آخری تاریخ تھی۔ امی کے پاس پیسے نہیں تھے۔ میں نے چچا جان سے کہا تو آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ کتنے چاہئیں بلکہ جیب سے پیسے نکال کر دے دیئے کہ جتنے ضرورت ہیں لے لو۔

نصیحت کا انداز بھی ایسا ہوتا کہ خود بخود عمل کرنے کو دل چاہتا۔ اور بے عزتی کا احساس بھی نہ ہوتا۔ ایک بار آپ نماز کے لئے جا رہے تھے۔ کہ میں اپنے گھر میں کچھ اونچی آواز میں بولی بعد میں مجھے بلا کر صرف اتنا کہا کہ بیٹا آواز کا بھی پردہ ہوتا ہے راجن پور کی جماعت کی ابتداء میں اتنی استطاعت نہ تھی کہ بیت الذکر بنوا سکے۔ آپ نے عورتوں کو تحریک کی۔ کہ جب بھی آٹا گوندھنے لگو، دو مٹھی آٹا الگ برتن میں ڈال دو۔ پھر ہر ہفتے وہ آٹا سب گھروں سے جمع کر کے فروخت کر کے قیمت بیت الذکر کے فنڈ میں جمع کرتے۔ تمام احمدی گھروں سے ٹوٹے جوتے اور اس طرح کی دیگر چیزیں جمع کر کے فروخت کرتے۔ جماعت کے کچھ گھر دیہات میں تھے۔ آپ کی نئی پریکٹس تھی۔ اور اتنے پیسے نہ ہوتے تھے کئی بار دورے کے لئے جانا ہوتا اور آپ کے پاس کرایہ نہ ہوتا۔ تو آپ پیدل ہی چلے جایا کرتے۔ میرے ایک ماموں کہتے ہیں کہ میں نے پہلی بار ربوہ صرف آپ کی وجہ سے آپ کے ساتھ جا کر دیکھا۔ میرے ماموں جو کہ اب سیکرٹری مال ہیں بتاتے ہیں کہ چندہ اور صدقات اکثر رات کو ہی دینے آتے اور کسی کو پتہ نہ چلنے دیتے۔ کوئی بھی تحریک ہوتی آپ سب سے پہلے بزرگوں کے نام کا چندہ دیتے۔ آپ کی پہلی بیوی جو کہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کا تمام چندہ بھی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

الغرض آپ ایک فرمانبردار بیٹے تھے۔ نہایت محبت کرنے والے بھائی، مثالی خاوند، اپنے بچوں سے بے پناہ پیار کرنے والے لیکن خدا کی خاطر قربان کر دینے والے باپ۔

پوری جماعت راجن پور کے محبوب امیر، ایک بہت عظیم انسان، اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ ہر محفل میں، ہر جگہ بلاجھجک دعوت الی اللہ کرتے کوئی خوف دامنگیر نہ ہوتا۔ اپنوں اور غیروں میں یکساں مقبول تھے۔ آپ کے محبتوں کے خزانے کے منہ بھی سب کے لئے یکساں کھلے تھے۔ میں نے بہت غیر احمدیوں کو بے تحاشا آنسو بہاتے دیکھا۔ کوٹ مٹھن سے ایک خاتون تشریف لائیں اور کہنے لگیں کہ ہمارے گھر میں تین دن سے چولہا نہیں جلا۔ اور میں انہیں دیکھ دیکھ کر سوچتی تھی کہ دکھ ہمارا ہے یا ان کا۔ مردوں والے حصے کا تو مجھے علم نہیں لیکن گھر کے اندر اس دن اتنا رش تھا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ تھی۔

اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ راجن پور کی جماعت کے ہر شخص کے دل کی دھڑکن تھے۔ ایک چھت تھے سب کے سر پر ایک سائبان تھے آپ نے ہر تعلق کو احسن طریق پر نبھایا۔ سب گواہ ہیں کہ امارت ضلع کی بھاری ذمہ داری کو بہت اچھی طرح نبھایا۔

اس وقت بھی اللہ کا پیغام پہنچا رہے تھے جب اپنی زندگی کا نذرانہ اللہ کے حضور پیش کیا جب آپ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہر آنکھ آنسوؤں سے تر تھی۔ اور ہر دل غم سے بھرا ہوا۔ ہر شخص آپ کی جدائی کے خیال سے تڑپ رہا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا اور ایسا موقع ملتا تو آپ سے محبت کرنے والے آپ کی طرف آنے والی گولیاں اپنے سینوں پر کھاتے۔ مگر یہ سعادت آپ کے حصہ میں لکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہادت کے عظیم مرتبہ پر فائز کرنا تھا۔ آپ کی یادوں کے چراغ ایسے نہیں کہ وقت کی تیز ہوا بجھا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے چچا جان کے درجات کو مزید بلند کرے۔ اپنا قرب عطا کرے اپنے آقا کے قدموں میں جگہ دے۔ میری چچی جان جو کہ بیمار رہتی ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و شفا عطا کرے۔ ان کے بچوں کو اپنی رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔

[illegible]

مالکؒ جو کتب احادیث میں قدیم ترین کتاب ہمارے سامنے ہے اس کا زمانہ تدوین دوسری صدی ہجری کا وسط ہے۔ حضرت امام مالکؒ کی وفات 179 ہجری میں ہوئی ہے ظاہر ہے کہ اتنے عرصہ تک ایک راوی سے دوسرے راوی تک روایت کے منتقل ہونے میں اس بات کا زبردست احتمال ہے۔ کہ اصل بیان کے الفاظ پوری طرح محفوظ نہ رہے ہوں۔ اسی بناء پر احادیث کو ظنی قرار دیا گیا ہے۔

دوسری طرف یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ وہ پہلے دن سے ہی مسلمانوں کا معمول بن گیا تھا۔ اور جوں جوں لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے اس کی عملی شکل زیادہ پختہ اور راسخ ہوتی گئی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ وہ ایک عملی حقیقت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش ہوتا رہا۔ یہ عملی شکل خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی اور صحابہؓ نے اسے اختیار کیا اور تابعین اور تبع تابعین اور ان کے بعد کے لوگ اس پر عمل پیرا ہوتے رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عملی شکل ایک یقینی اور قطعی چیز ہے اور اس کو تواتر حاصل ہے۔

پرانے زمانوں سے لوگ چونکہ سنت اور حدیث کو مترادف اور ہم معنی قرار دیتے آئے ہیں اس لئے ان کے لئے بعض دقتیں اور الجھنیں پیش آتی رہی ہیں اور عام لوگ افراط و تفریط کی راہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ بعض لوگ احادیث کے ظنی ہونے کے باعث سنت نبوی کے تارک بلکہ منکر ہو گئے اور پہلا لنگ اس طرف چلے گئے کہ حدیث قرآن مجید پر بھی قاضی ہے لکھا ہے:

امام اوزاعی مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن سنت کا اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنا کہ سنت قرآن کی محتاج ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ سنت کتاب اللہ پر قاضی ہے اور کتاب اللہ سنت پر قاضی نہیں ہے۔ جب یہ بیان حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے فرمایا:

کہ میں تو ایسا کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ درست ہے کہ سنت کتاب اللہ کی تفسیر اور تبیین کرتی ہے۔

(کتاب الکفایہ للامام الخطیب البغدادی ص 14-15)

ائمہ متقدمین عموماً لفظ سنت کا اطلاق حدیث پر کرتے ہیں اور سنت اور حدیث کا علیحدہ علیحدہ درجہ بیان نہیں کرتے۔ اس لئے عام طور پر "قرآن اور سنت" کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد قرآن مجید اور احادیث ہوتی ہیں۔

بعض متقدمین کے اقوال میں ایسے اشارے موجود ہیں کہ وہ اخبار احاد اور سنت میں فرق کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ الخطیب البغدادی ایک جگہ لکھتے ہیں:

کہ خبر واحد کو اس صورت میں قبول نہ کیا جائے گا۔ جب وہ عقل کے خلاف ہو یا قرآن مجید کے ثابت حکم کے خلاف ہو یا سنت معلومہ اور اس فعل کے خلاف ہو جو سنت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح اگر خبر واحد کسی یقینی دلیل کے خلاف ہو جو سنت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح اگر خبر واحد کسی یقینی دلیل کے خلاف ہو تب بھی اسے قبول نہ کیا جائے گا۔

(الکفایہ ص 432)

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ الامام الخطیب البغدادی سنت کو عملی چیز سمجھتے تھے۔ یہ ایک منفرد قول ہے ورنہ عموماً سنت اور حدیث کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا۔

جنگ افیون

برطانوی تاجر جب برصغیر میں داخل ہوئے تو انہوں نے صرف غیر منقسم ہندوستان پر اکتفانہ کیا بلکہ اپنی تجارت کے فروغ کی غرض سے گردونواح کے علاقوں میں بھی منڈیاں تلاش کرنا شروع کیں۔ کثیر آبادی والی ایک منڈی ان کے سامنے چین کی صورت میں موجود تھی۔ چنانچہ ان کی تجارت کا سلسلہ چین میں شروع ہوا، مگر اس تجارت کی آڑ میں برطانیہ نے چینی باشندوں کو افیون کے نشے کی لت میں مبتلا کر دیا، جس سے چینی قوم معاشی اور معاشرتی بدحالی کا شکار ہو گئی۔ اس پر چینی حکومت نے افیون کے برطانوی تاجروں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی اور اپنے مروجہ قانون کے مطابق انہیں سزائیں دینے کا اعلان کیا، جو "عظیم برطانیہ" کو کسی صورت گوارا نہ تھا۔ اس وقت کی عالمی بحری طاقت نے اپنے "باعزت" تاجروں کی بازیابی کے نام پر چین کے خلاف اعلان جنگ کر دیا، جس میں برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔ 29 اگست 1842ء کو معاہدہ نانکنگ ہوا، جس کے تحت چین کو نہ صرف بھاری تاوان جنگ ادا کرنا پڑا بلکہ اپنے کئی علاقوں سے ہاتھ بھی دھونا پڑا، جن میں ہانگ کانگ بھی شامل تھا۔ اس معاہدے نے تنازعات کو ختم کرنے کی بجائے نئے تنازعات کی راہیں فراہم کیں۔

اب کشیدگی صرف تجارتی نوعیت کی نہ تھی، بلکہ علاقے کے حصول کی بھی تھی، چنانچہ 1860ء میں فریقین کے مابین دوسری جنگ افیون لڑی گئی اور نتیجہ پہلے جیسا رہا اور جنگ کے بعد پیکنگ کنونشن کے نتیجے میں کولون کا جزیرہ نما اور دیگر چینی جزائر بھی برطانیہ کو مل گئے۔ 1898ء میں برطانیہ نے چین کے ساتھ 99 سالہ معاہدہ کیا، جس کے تحت تمام مقبوضات پر برطانیہ کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔ اس معاہدے کی میعاد 30 جون 1997ء کو ختم ہوئی، لہٰذا ہانگ کانگ چین کو دوبارہ واپس مل گیا۔

تشنج

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

(الف) "ایپس کے مریض کا پیٹ اکثر ہوا سے تن جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دائیں طرف پسلی کے نیچے تشنج ہونے لگتا ہے اور مریض ماؤف جگہ کو دبا کر رکھنے سے آرام پاتا ہے۔ اور جب تناؤ اور بڑھ جائے تو بائیں طرف بھی دل کے نیچے تشنج ہونے لگتا ہے جیسے شکنجہ پڑ گیا ہو۔ اگر مریض گرمی سے بے چینی محسوس کرے تو ایپس تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اور ایک دو خوراکوں میں ہی آرام آ جاتا ہے"۔ (صفحہ: 70,69)

(ب) "اگر رحم میں تیزی سے واقع ہونے والے تشنج کے دورے پڑتے ہوں اور یہ تکلیف گرمی سے بڑھتی ہو تو بیلاڈونا سے اس کا فوری موثر علاج ہو سکتا ہے"۔ (صفحہ: 141)

(ج) "عام طور پر میگنیشیا فاس تشنج کی بہترین دوا سمجھی جاتی ہے اور صرف رحم میں ہی نہیں بلکہ سارے جسم کے تشنج میں کام آ سکتی ہے۔ اگر تشنج کو گرمی پہنچانے سے آرام محسوس ہو تو میگنیشیا فاس دیں"۔ (صفحہ: 206)

(د) "اگر حیض کے دوران تشنجی کیفیتیں پیدا ہو جائیں اور سب سے پہلے انگلیاں متاثر ہوں تو بھی کیوپرم ہی اصل دوا ہے۔ یہ تشنج انگلیوں سے شروع ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور جسم اکڑ جاتا ہے۔ اگر بے ہوشی ہو جائے اور ہذیانی کیفیت ہو اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں تو فوری طور پر کیوپرم استعمال کرنی چاہئے۔ مرگی کے دوروں سے قبل گدی سے سر درد شروع ہو کر آگے پیشانی میں آتا ہو اور مرگی میں تشنج بھی نمایاں علامت ہو، انگلیوں میں جھٹکے لگتے ہوں اور تکلیف سے مریض کی چیخیں نکل جاتی ہوں نیز دورے کے وقت پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتا ہو تو کیوپرم اس کا بہترین علاج ہے"۔ (صفحہ: 342)

(ھ) "اگر کوئی بوڑھا آدمی جو لمبے عرصہ سے تجرد کی زندگی گزار رہا ہو شادی کر لے تو اسے بعض دفعہ تشنج شروع ہو جاتے ہیں جو میاں بیوی کے ملاپ کے بعد اکثر پاؤں یا پنڈلیوں سے چل کر اوپر کمر تک پھیل جاتے ہیں۔ کیوپرم اس کی بہترین دوا ہے"۔ (صفحہ: 342)

(ر) "روزمرہ کے تشنج کے ازالے کے لئے نکس وامیکا بہترین عمومی دوا ثابت ہوئی ہے"۔ (صفحہ: 640)

(ز) "اگر بچے کو دودھ پلاتے ہوئے ماں کو تشنج ہو جائے اور درد جسم کے تمام اعضاء میں پھیل جائے تو فائٹولا کا ہی دوا ہے۔ حیض جلد جلد ہو اور خون زیادہ آئے تو یہ بھی فائٹولا کا کی علامت ہے"۔ (صفحہ: 665)

(ح) "پلمبم اعصاب کے عارضی تشنج کی بہترین دوا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہاتھ پر فالج کا اثر ظاہر ہو، کلائی سکڑ کر لٹک جائے یا بہت زیادہ لکھنے کی وجہ سے کلائی بے کار ہو جائے، اگر ایسے مریض میں پلمبم کی بنیادی علامتیں موجود ہوں تو پلمبم حیرت انگیز سرعت سے اثر دکھاتا ہے"۔ (صفحہ: 675)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب ابن محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق مربی بخارا کی انجیو پلاسٹی تین ماہ قبل ہوئی تھی اور تین Stents ڈالے گئے تھے۔ لیکن طبیعت پھر خراب ہے اور مزید ٹیسٹ ہورہے ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

ہومیوڈاکٹر لئیق احمد صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 27 جولائی 2003ء بروز اتوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ازراہ شفقت "بارعہ لئیق" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر منظور احمد ظفر صاحب محلہ دارالشکر کی پوتی اور مکرم محمد اکرم مراد صاحب دارالیمن وسطی کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے نیک، اور خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم سفیر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد جمال صاحب)

مکرم سفیر احمد صاحب مکان نمبر 26/2 دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد جمال صاحب ابن مکرم چوہدری خدا بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے ترکہ میں درج ذیل پلاٹس شامل ہیں۔ (1) پلاٹ 1/T3 دارالیمن شرقی کل رقبہ ایک کنال میں سے 15 مرلے (2) پلاٹ نمبر 26/2 دارالبرکات ربوہ 10 مرلے 7.5 مربع فٹ (3) پلاٹ نمبر 1/11 دارالرحمت (رحمت بازار) دوکانیں کل رقبہ 11 مرلہ 60 مربع فٹ میں سے صرف 2 مرلے 204 فٹ۔ (4) پلاٹ نمبر 58 شکور پارک 15 مرلے ان کا یہ ترکہ درخواست کے مطابق ان کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ زرینہ جمال صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم سفیر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم کلیم احمد طاہر صاحب (بیٹا)
(4) مکرم شبیر احمد شہزاد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم خبیر احمد صابر صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ عارفہ شاہین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیمینار AACP

مورخہ 10۔ اکتوبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک بوقت 9:00 بجے صبح بالائی ہال دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں ربوہ مجلس AACP ایک سیمینار منعقد کر رہی ہے۔ اس میں مکرم شیخ نصیر احمد صاحب "ویب پیج ڈیزائننگ" فرنٹ پیج میں سکھائیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے مرد و خواتین سے اس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ برائے رابطہ فون: 214914

سانحہ ارتحال

مکرمہ طلعت مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد فاروقی صاحب شالا مارٹاؤن لاہور کی والدہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب بھٹی مرحوم آف فتوکے نارووال مورخہ 21 ستمبر 2003ء بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔ آپ نے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ مکرم آصف مجید صاحب مربی سلسلہ بدوملہی نے پڑھائی اور آبائی قبرستان میں چوہدری رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود جو رشتہ میں آپ کے دادا لگتے تھے کے سرہانے آپ کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

2 سلور میڈل

فیصل آباد بورڈ کی سوئمنگ ٹیم کے ہمراہ ادارہ کے DEP مکرم ہود احمد ایوب صاحب بطور کوچ تھے جبکہ ٹورنامنٹ کے بہترین تیراک کا اعزاز طاہر احمد ملک نے 29 پوائنٹس کے ساتھ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

سلامتی کونسل اسرائیل کو لگام دے شام نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل اسرائیل کو لگام دے۔ امریکہ نے شام کو دہشت گردوں کا ساتھی قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف سلامتی کونسل میں پیش ہونے والی قرارداد مذمت کو ویٹو کر دے گا۔ اقوام متحدہ میں شام کے نمائندے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے 1974ء کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے وہ ایسی کارروائیوں سے باز رہے۔

دہشت گردوں کے تربیتی کیمپ بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے پاکستان میں دہشت گردوں کے کیمپ برداشت نہیں کرینگے۔ تھائی لینڈ اور انڈونیشیا روانگی سے قبل بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ افسوس اسلام آباد تسلیم نہیں کر رہا کہ پاکستان میں دہشت گردی کے تربیتی کیمپ ہیں۔

افغانستان میں امریکی اڈے پر جھڑپ افغانستان کے صوبہ ہلمند میں طالبان کے حملے میں دو افغان فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ شکن کے علاقے میں امریکی فوجی اڈے پر ایک گھنٹے تک جھڑپ جاری رہی۔ افغانستان کے مختلف مقامات پر جھڑپوں میں طالبان نے 5 فوجی ہلاک کر دیئے۔

امریکہ اقتدار عراقی عوام کو منتقل کر دے روسی صدر ولادی میر پیوٹن نے نیویارک ٹائمز کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ امریکہ عراقی عوام کو اقتدار منتقل کر دے۔ دہشت گرد عراق میں منظم ہو گئے ہیں۔ امریکہ سلامتی کونسل میں پیش کی گئی قرارداد میں واضح کرے کہ بین الاقوامی فوج کتنا عرصہ عراق میں رہے گی۔ امریکہ کو مزید جارحیت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ امریکہ نے اقتدار منتقل نہ کیا تو نہ ختم ہونے والے پرتشدد واقعات شروع ہو جائیں گے جیسا کہ روس کے ساتھ افغانستان میں ہوا۔

افغان خواتین کی قابل رحم حالت طالبان کے خاتمے کے باوجود افغان خواتین کی حالت زار میں کوئی بہتری نہیں آ سکی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افغان خواتین کے ساتھ زبردستی کی شادیاں، اجتماعی بے حرمتی اور گھریلو تشدد کے واقعات روزمرہ کے معمول ہیں۔ دفتروں میں کام اور سکولوں میں تعلیم کے مواقع میسر نہیں۔ صدر بش اور کولن پاول سمیت عالمی لیڈروں کے وعدے سراب ثابت ہوئے ہیں۔ ان کیلئے انصاف کے دروازے بند ہیں۔

بہار میں فرقہ وارانہ تصادم انڈیا کے علاقہ بہار کے ضلع بھوج پور میں پولیس نے دو مذہبی فرقوں کے درمیان تصادم روکنے کیلئے فائرنگ کر دی جس سے ایک شخص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

عراق فوج بھیجنے سے انکار بنگلہ دیش نے اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر عراق میں امن فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ بنگلہ دیشی وزیر خارجہ مرشد خان نے کہا کہ عراق کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر اپنی فوج کو مشکلات میں نہیں ڈالنا چاہئے۔

بھارت میں لاقانونیت بڑھ رہی ہے بھارت کے جسٹس (ر) رجیت سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت میں لاقانونیت بڑھ رہی ہے اور اقلیتوں کا قتل عام ہو رہا ہے بھارتی فوج اور پولیس سکھوں اور دیگر اقلیتوں کو ظالمانہ انداز میں قتل کر رہی ہے۔ بھارت کی موجودہ حکومت سے انگریزوں کا دور اچھا تھا۔

برازیلی لیبر پارٹی کے سربراہ ہلاک برازیل کی لیبر پارٹی کے سربراہ جوز کارلوس سمیت چار افراد طیارے کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ طیارہ دو روز سے لاپتہ تھا۔ امدادی کارکنوں نے ڈھانچہ اور لاشیں تلاش کر لیں۔

فجی میں بغاوت کے الزام میں فرد جرم فجی میں بغاوت کے الزام میں 2115 افراد پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ 19۔ اکتوبر 2000ء کو باغی لیڈر جارج سپائیٹ نے پارلیمنٹ پر قبضہ کر لیا تھا۔

چیچنیا میں الیکشن چیچنیا میں صدارتی الیکشن روس نواز احمد قدیروف نے جیت لیا۔ چیف الیکشن کمیشن کے مطابق ابھی ووٹوں کی گنتی جاری ہے تاہم احمد قدیروف نے رجسٹرڈ ووٹوں کا نصف سے زائد حاصل کر لیا ہے۔

اسرائیلی حملہ کی مذمت عرب لیگ نے شام پر اسرائیلی حملہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے ریاستی دہشت گردی قرار دیا ہے۔ اسی طرح جرمنی اور سعودی عرب نے حملہ کی مذمت کی ہے۔ جرمنی چانسلر گیراڈ شروڈر نے ریاض میں سعودی فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز سے ملاقات کی اور فلسطین سمیت بین الاقوامی امور زیر بحث آئے۔ دونوں رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے روڈ میپ پر عمل درآمد کیا جائے۔

حامد کرزئی اور شمالی اتحاد میں اختلافات افغانستان میں وزارت دفاع سمیت دیگر اصلاحات اور آئندہ صدارت کی دوڑ میں شمالی اتحاد اور صدر حامد کرزئی کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ کابل میں شمالی اتحاد کے کمانڈروں اور مرکزی رہنماؤں کا اجلاس ہوا۔ وزراء نے حامد کرزئی پر کڑی تنقید کی۔ برہان الدین ربانی نے صدارتی انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا ہے۔

چین کا سب سے بڑا شہر شنگھائی چین کا سب سے بڑا انتہائی گنجان آباد شہر شنگھائی آہستہ آہستہ زمین میں دھنس رہا ہے۔ اس کی آبادی ایک کروڑ 60 لاکھ سے بڑھ گئی ہے یہاں 18 منزلوں سے بلند عمارتوں کی تعداد تین ہزار سے زیادہ ہے۔ بلند عمارتوں کے بوجھ اور زیر زمین پانی کی وجہ سے شہر مسلسل زمین کے اندر دھنس رہا ہے۔ شہر کے بعض علاقوں میں عمارتیں 3 سنٹی میٹر تک دب چکی ہیں۔ اس وقت شہر میں ایک سو ایسی عمارتیں جن کی بلندی سو میٹر سے زائد ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	8۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-56
بدھ	8۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-48
جمعرات	9۔اکتوبر	طلوع فجر	4-44
جمعرات	9۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-05

مسلح افواج دوسو فیصد صدر مشرف اور قوم کے ساتھ ہیں

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیج نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج اور سیکیورٹی فورسز 200فیصد صدر مشرف اور قوم کے ساتھ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صدر مشرف اور مسلح افواج نے دہشت گردی کے خلاف بہت کام کیا ہے طالبان اور القاعدہ کے خلاف جنگ میں پاک فوج کا ہر اہلکار مخلص نہیں ہے وہ صدر مشرف اور وزیر خارجہ خورشید قصوری کے ساتھ ملاقات کے بعد صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا امریکہ اور صدر بش پاکستان کے ساتھ خصوصی روابط کو تیزی سے فروغ دینگے۔ تنازع کشمیر کا حل امریکہ کے ایجنڈے پر خصوصی ترجیح کا حامل ہے۔ کشمیر کے بارے میں پاکستان کی تشویش کا صدر بش کو پوری طرح احساس ہے مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایجنڈے پر خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

اعظم طارق چار محافظوں سمیت قتل

کالعدم سپاہ صحابہ کے سربراہ اور رکن قومی اسمبلی اعظم طارق کو ان کے تین محافظوں اور ڈرائیور سمیت اندھا دھند فائرنگ کے ذریعہ قتل کر دیا گیا۔ قتل کا یہ واقعہ اسلام آباد میں گولڑہ موڑ ٹول پلازہ کے قریب پیش آیا جہاں ان کی کار کو ایک پجارو میں سوار افراد نے حملے کا نشانہ بنایا جس سے پانچوں افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ حملہ آور واردات کے بعد فرار ہو گئے واردات کے بعد راولپنڈی اور اسلام آباد میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے۔ لاشوں کو پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز پہنچایا گیا۔ جہاں اعظم طارق کے سیکرٹری نے لاش کی شناخت کی۔ اس سے پہلے اعظم طارق پر 14 قاتلانہ حملے ہو چکے تھے جن وہ دو بار زخمی بھی ہوئے تاہم 15واں حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ روزنامہ جنگ 7۔اکتوبر 2003ء کے مطابق کالعدم سپاہ صحابہ کے چاروں سربراہ قتل ہوئے۔ حق نواز جھنگوی 22فروری 1990ء کو جھنگ میں، ایثار القاسمی 20جنوری 1991 کو ضیاء الرحمٰن فاروقی 18جنوری 1997ء کو اور اب اعظم طارق قتل ہوئے وہ پابندی لگنے سے پہلے کالعدم سپاہ صحابہ کے چوتھے سربراہ تھے۔

بس اور ویگن کے تصادم میں 12 ہلاک

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے 9کلومیٹر دور رجانہ روڈ پر ناگرہ پل کے قریب مسافر بس اور ویگن کے تصادم میں 12۔افراد ہلاک اور 5شدید زخمی ہو گئے۔ مرنے والے اور زخمی ہونے والے تمام افراد ویگن میں سوار تھے۔ حادثہ تیز رفتاری کے باعث ہوا۔ بس ویگن کو روندتے ہوئے درخت سے ٹکرا گئی۔ ویگن کی باڈی کاٹ کر لاشیں نکالی گئیں۔

عالمی برادری بھارتی دہشت گردی کا نوٹس لے

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان کسی بھی قیمت پر دہشت گردی اور دہشت گردوں سے سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ تاہم عالمی برادری بھارت کی ریاستی دہشت گردی کا بھی نوٹس لے۔ القاعدہ اور طالبان کی باقیات کے خلاف آپریشن کو جاری رکھا جائے گا جو کہ نہ صرف ہمارے بلکہ عالمی امن کے بھی مفاد میں ہے۔ پاک افغان سرحد پر مسائل ہیں تاہم امریکہ کو سرحدی نگرانی سخت بنانے کیلئے ہمیں مزید وسائل فراہم کرنا ہونگے۔ عراق میں پاک فوج بھیجنے سے قبل اقوام متحدہ کے کور سمیت اسلامی ممالک اور اپنی عوام سے لازمی رائے لینگے۔

پاکستان دہشت گردی کی کارروائیوں کی مذمت کرتا ہے

وزیراعظم پاکستان میر ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ان کے دورہ امریکہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں مزید بہتری آئی ہے۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان ایک پرامن ملک ہے اور ہمیشہ دہشت گردی کی کارروائیوں کی مذمت کرتا رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پاکستان ٹیلی ویژن کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔

آتش گیر مادہ بنانے والی فیکٹری میں دھماکہ 7 ہلاک

قصور سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر موضع پیرووالا کے نزدیک ایک فیکٹری میں آتش گیر مادہ پھٹنے سے 7۔افراد ہلاک اور درجن سے زائد زخمی ہو گئے دھماکے سے فیکٹری اور ملحقہ مکان بھی تباہ ہو گیا۔ فیکٹری کے لائسنس ہولڈر رمضان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تلاش شروع کر دی ہے۔

سمیع الحق کی مجلس عمل سے علیحدگی

جمعیت علمائے اسلام (سمیع الحق) نے مجلس عمل سے باقاعدہ علیحدگی، صوبائی حکومت کا بائیکاٹ اور 10۔اکتوبر کو صوبے بھر بشمول قبائلی علاقہ جات میں فوجی آپریشن کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا اعلان کر دیا۔ اس بات کا اعلان جے یو آئی (س) کے صوبہ سرحد کے امیر قاضی عبداللطیف نے پشاور پریس کلب میں صوبائی مجلس عاملہ کے فیصلوں کے بارے میں اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا ایم ایم اے نے انتخابی مہم کے دوران برسر اقتدار آ کر عوام کی تقدیر بدلنے کا وعدہ کیا تھا لیکن صوبائی حکومت اپنے مقاصد حاصل کر نہیں سکی۔

مستقبل میں جی ایچ کیو سے رابطہ نہیں کرینگے

پاکستان کے دو جلاوطن رہنماؤں میاں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو سمیت اے آر ڈی کے تمام رہنماؤں میں اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ مستقبل میں کبھی کوئی جماعت یا رہنما کسی حکومت کو تبدیل کرانے کیلئے جی ایچ کیو سے رابطہ نہیں کرے گا اور نہ ہی فوج کا کوئی سیاسی کردار متعین کیا جائے گا۔ پاکستان کی تمام جمہوری قوتیں آئندہ عام انتخابات میں انتخابی اتحاد قائم کریں گی۔ یہ بھی طے پایا کہ ایٹمی قوت کی وجہ سے بڑے دفاعی بجٹ کی ضرورت نہیں۔ دفاعی بجٹ بھی پارلیمنٹ منظور کرے گی۔

انسانی حقوق کمیشن کے زیر انتظام نئے الیکشن ہونے چاہئیں

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان میں اگر آئینی، قانونی وسیاسی بحران کا کوئی حل نہیں نکلتا تو انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کے زیر انتظام وہاں نئے الیکشن ہونے چاہئیں۔ جنرل مشرف چاہتے ہیں کہ دنیا کو داڑھی والوں کے برسراقتدار آنے کے امکان سے ڈرا کر اپنی فوجی طاقت کے بل بوتے پر حکومت کرتے جائیں۔ میں نہیں چاہتی کہ جنرل مشرف کو نکالنے کیلئے ایک اور فوجی بغاوت ہو۔ وہ روزنامہ خبریں کو خصوصی انٹرویو دے رہی تھیں۔

صدر مشرف کی پالیسیوں کا تسلسل

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت صدر مشرف کے دور کی پالیسیوں کے تسلسل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ملک کے ہر شعبے میں ترقی ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی کارکردگی میں بہتری آ رہی ہے اور حکومت جس طرح عوام کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ شہریوں کو سہولتیں فراہم کی گئیں۔ مگر حکومت کا کام ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ ہمیں ملک سے غربت اور بے روزگاری ختم کرنے کے۔ ۔ دعوامی مفادات کیلئے بہت سے کام کرنا ہیں۔

ہر قسم کے پودے خریدیں۔ اپنے گھر کو خوبصورت بنانے اور گھاس لگانے کے لئے تجربہ کار مالی کی سہولت موجود۔ مختلف سبزیوں کے بیج اور نرسری کے متعلقہ سامان خریدنے اور مزید معلومات کے لئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ فرمائیں۔ فون 215206-213306

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: ر لنا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
(خوشخبری) رجسٹریاں بازار سے بارعایت کروانے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں و ڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29